112822- وہابی اور اباضی اور وہابی اور سلفی کے درمیان فرق

سوال

میں بہت سارے علماء اور مبلغین سے مختلف مقامات اور مختلف جگہوں پر وہابیت کے متعلق بات کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے اس کا دفاع کیا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کسی تحریک یا فرقے کا نام نہیں، بلکہ سلف صالحین کے طریقہ کتاب و سنت کی اتباع اور ہر قسم کے شرک کی بیخ کنی کرنے کی تجدید ہے، اور وہ اس حد تک ہی رہتے ہیں، اور ان میں سے کسی ایک نے بھی خاص کر مشہور علماء نے یہ بیان نہیں کیا کہ ایک فرقہ ایسا بھی ہے جسے "الوھابیۃ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور یہ گمراہ فرقہ تھا جو شمالی افریقہ میں پروان چڑھا، جس کی بنا پر یہ معاملہ خلط ملط ہو جاتا ہے، اور اسی وجہ سے جزیرہ عرب کے باہر کے علماء کرام جزیرہ عرب میں پروان چڑھنے والے گروہ کا انکار کرتے ہیں، ان کا اعتقاد ہے کہ یہ اسی فرقہ وہابی کی شاخ ہے، جو شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت کے ساتھ چپکا ہوا ہے.

کاش اس گمراہ فرقے کے متعلق کچھ لکھا جائے اور اس گمراہ فرقے اور شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت میں فرق بیان کیا جائے کہ اصول اور اعتقاد کے اعتبار سے ان میں کیا فرق پایا جاتا ہے، اس سوال کا بھی ایک سبب ہے، لیکن میں یہ سبب ذکر کر کے سوال لمبا نہیں کرنا چاہتا، امید ہے مقصد واضح ہو گیا ہے اور ہدف بھی سامنے آ گیا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ذریعہ اسلام کو فائدہ دے، اور آپ کو زندگی اور موت میں اسلام سے فائدہ حاصل ہو، اور میرا اور آپ کا خاتمہ بالخیر ہو اور انجام بہتر ہو.

پسندیدہ جواب

اول :

ہم آپ کی حق پر غیرت، اور لوگوں کی ہدایت سے محبت رکھنے کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائے.

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ بہت سارے مقالہ نگاروں نے "خارجی اباضی وہابیت" اور شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی سلفی اور سنت سے بھرپور دعوت میں فرق بیان کیے ہیں، ان دونوں گروہوں کے درمیان لمبی دوری اور کئی اعتبار سے فرق ہونے کے سبب سے شیطان صفت انسانوں کی تلبیس کے باوجود اکثر لوگوں پر اس کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا اور وہ فرق درج ذیل ہیں :

1 دو شخصیتیں ہیں : اباضیوں کی نسبت عبد الوھاب بن رستم کی طرف ہے، اور دوسرے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا گروہ سمجھے جاتے ہیں، حالانکہ اصل میں یہ نسبت صحیح نہیں کیونکہ شیخ کا نام تو محمد ہے.

2 منہج بھی دو ہیں : اباضی ایک بدعتی فرقہ ہے، جو نہ تو وحی کی نصوص کی تعظیم کرتا ہے اور نہ ہی اسے اس طرح سمجھتا ہے جس طرح صحابہ کرام اور تابعین نے سمجھا تھا، لیکن دوسرا گروہ کتاب اللہ اور سنت صحیح پر عمل کرنے میں اہل سنت والجماعت کے منہج پر ہیں.

3 دو اعتقاد ہیں : پہلا گروہ خارجیوں کا ہے، اور دوسرے سلفی ہے.

4 وقت اور دور بھی دو ہیں : پہلا گروہ تو دوسری صدی کے آخر اور تیسری صدی کے شروع میں پیدا ہوا، اور دوسرا گروہ بارہ صدی ہجری کے آخر میں ہے!.

لیکن اس کے باوجود علماء کرام حق کی وضاحت بیان کرنے سے نہیں رکے کہ جس پر گمراہ مبلغین کی وجہ سے معاملہ خلط ملط نہ ہو جائے، ڈاکٹر صالح بن عبداللہ العبود حفظہ اللہ کہتے ہیں :

الوہابیۃ : ایک فرقے کا لقب ہے جو دوسری صدی ہجری میں شمالی افریقہ میں پھیلا اور اس کا مؤسس عبدالوہاب بن رستم تھا، اس عبدالوہاب کی نسبت سے وہابی کے نام سے موسم کیا جاتا ہے، اور اسے رستمی بھی کہا جاتا ہے جو اس کے والد رستم کی طرف نسبت ہے، یہ فرقہ خارجی فرقہ وہبیہ سے علیحدہ ہوا اور یہ اباضی فرقہ کہلاتا تھا جس پر وہبیہ کا اطلاق ہوتا تھا اور یہ نسبت اس خارجی فرقہ کے مؤسس عبداللہ بن وہب الراسی کی طرف ہے.

اہل مغرب اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے اس لیے انہوں نے اس وہبی رستمی فرقہ سے دشمنی وعداوت کی کیونکہ یہ فرقہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مخالفت کرتا تھا، بلکہ مغرب کے قدیم علماء نے اس فرقہ کو کافر قرار دیا، جو محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ سے کئی سو برس قبل ہی فوت ہو گئے.

اور جب اللہ تعالی نے محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کو ظاہر کیا تو اس وقت اہل سنت والجماعت کا عقیدہ غربت اختیار کر چکا تھا، تو محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے کتاب وسنت کی روشنی میں اصلاحی اور عقیدہ کی اصلاح کی دعوت شروع کی تو توحید کے اعداء اور دشمنوں اور قبر پرستوں اور لالچی اور خود غرض افراد اور خواہشات کے پیروکاروں کو یہ دعوت اچھی نہ لگی تو انہوں نے یہ "وہابیت" کی نسبت بطور مغالطہ اور مکر کھینچ کر محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی سلفی دعوت اور اس دعوت کے معاونین وانصار کی طرف کھینچ دی، اور اس وہابیت کا اطلاق اس پر کرنے لگے تا کہ لوگ اس دعوت اور شیخ سے نفرت کرنے لگیں، اور انہیں اللہ کی راہ سے روکا جا سکے، اور انہیں اس وہم میں ڈال دیا جائے کہ یہ توحید کی دعوت بدعتی ہے اور یہ خارجیوں کا مذہب ہے.

اور عثمانی منتظمین نے بھی اس اطلاق کو شیخ محمد کی دعوت توحید پر نشر کرنا اور پھیلانا شروع کر دیا، اور لوگوں نے قبر پرستوں، اور صوفیوں اور بدعتیوں اور جاہل قسم کے افراد اور عام الناس سے یہ چیز حاصل کر لی، اور جب وہ انہیں اللہ کے اس حق توحید کی دعوت سے خطرہ ہوا اور اپنی حکومت ختم ہونے کا ڈر محسوس ہوا تو اسے مذمت کا ہدف بنا لیا، اور خاص کر جب حرمین شریفین کا علاقہ اس دعوت کے انصار ومعاونین کے ماتحت اس دعوت توحید میں داخل ہو گیا.

اور اس میں موافقت کچھ اسطرح ہوئی کہ شیخ محمد کے والد کا نام عبدالوہاب تھا تو جسے حقیقت کا علم نہ تھا وہ اس اطلاق کے جھانسے میں آگیا.

اس بارہ میں قیمتی بحث اور کلام کے لیے دیکھیں : تصحیح خطا تاریخی حول الوھابیۃ" تالیف ڈاکٹر محمد سعد الشویعر طبع سوم سال (1419ھ) الجامعۃ الاسلامیۃ فہرست مکتبۃ الملک فھد الوطنیۃ.

اور "المراد الشرعی بالجماعۃ واثر تحقیقۃ فی اثبات الھویۃ الاسلامیۃ صفحہ (18).

اور ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"وہابیت دوسری صدی ہجری مغرب میں معروف ہوئی کہ یہ ایک خارجی اور اباضی فرقہ ہے جو عبدالوہاب بن عبدالرحمن بن رستم الخارجی الاباضی کی طرف منسوب ہے یہ (197ھ) میں فوت ہوا اور ایک روایت کے مطابق اس کی وفات (205ھ) شمالی افریقہ میں ہوئی.

اہل مغرب نے اس فرقہ اور اس کی آگ سے داغے گئے، اور اندلس کے علماء اور مغرب کے مالکیہ نے اس فرقہ کے کفر کا فتوی جاری کیا، مستشرقوں اور یورپی ممالک کے مفکرین نے اس وقت جن مسلمان ممالک پر قبضہ جما رکھا تھا وہاں نقب زنی کی اور انہیں اس فرقہ میں اپنی کھوئی ہوئی چیز مل گئی جس فرقہ کی علماء اندلس اور شمال افریقہ میں سیاہ تاریخ پائی جاتی ہے.

انہوں نے مسلمانوں میں نفرت کا بیج بونے اور ان میں فساد وخرابی پیدا کرنے کے لیے اسے اس کے عیوب سے تیار شدہ لباس پہنایا اور اس کو اس سلفی دعوت جو کی ایک اصلاحی دعوت تھی پر تھوپ دیا، تا کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا کریں، اور ان میں بغض وعداوت پیدا کریں، وہ دونوں طرف میں ایک کی کامیابی محسوس کرتے ہیں یا اس کا خسارہ، میں نے اپنی کتاب "تصحیح

خطا تاریخی حول الوھابیۃ" میں اس کے متعلق کچھ ذکر کیا ہے اور اس کی اصل کچھ مغرب اقصی کے علماء کے ساتھ مناظرہ تھا.

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (256/60) میں مقالہ بعنوان "سلیمان بن عبد الوھاب الشیخ المفتری علیہ "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"شیخ محمد یعنی محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت اعتقاد و محتوی اور جگہ و طریقہ اور شرعی دلیل سے استشہاد کے اعتبار سے وہابی رستمی فرقے سے میل نہیں رکھی بلکہ اس کے مخالف ہے؛ کیونکہ رستمی خارجی اباضی فرقہ اہل سنت کے اعتقاد کی مخالفت کرتا ہے جیسا کہ شمالی افریقہ اور اندلس میں ان علاقوں پر انگریز کے تسلط اور اسلامی دور حکومت جو کہ آٹھ سو سال تک رہا کے جانے سے قبل مالکی علماء کے ہاں معروف ہے.

لیکن شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت تو اہل سنت کے مذہب سے خارج نہیں ہوتی، اور یہ اپنی ہر رائے کو کتاب و سنت کی صحیح دلیل سے ثابت کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ سلف صالحین کے منہج سے بھی، جیسا کہ واضح نص اور قیاس ان کی سب کتابوں اور رسائل میں موجود ہے "

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (264/60).

اور آپ مضمون "تصحیح خطا تاریخی حول الوہابیۃ" یعنی وہابیت کے متعلق تاریخی خطا کی تصحیح درج ذیل لنک پر دیکھ سکتے ہیں :

"http://www.saaid.net/monawein/sh/18.htm"

دوم :

اباضیوں کے عقائد ہم نے سوال نمبر (11529) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اس کی تفصیل سوال نمبر (40147) کے جواب میں گزر چکی ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور سوال نمبر (66052) کے جواب میں ہم نے بیان کیا ہے کہ ان کی گواہی قبول نہیں ہوگی، اور اہل سنت سے شادی بیاہ بھی منع ہے.

اور وہابی کون ہیں اور ان کی دعوت کیا ہے کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (10867) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور جو لوگ سلفی علماء کے معترف نہیں اور انہیں وہابی کے نام سے موسوم کرتے ہیں ان کے لیے نصیحت دیکھنے کے لیے سوال نمبر (12203) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور شیخ جیلانی اور ابن عبد الوھاب کی حقیقت دیکھنے کے لیے سوال نمبر (12932) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور کیا محمد بن عبد الوھاب نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا تھا، اور کیا اس کے سقوط کا سبب یہ تھا کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (9243) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور محمد بن عبد الوھاب ایک مصلح تھا جس پر بہتان تراشی کی گئی اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (36616) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.